حرمین شریفین
میں حاضری کے آداب
تالیف:
فضیلۃ الشیخ العلامۃ المحدّث
الحکیم محمّد اختر حفظہ اللہ تعالیٰ
کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال کراچی پاکستان

حرمین شریفین

میں حاضری کے آداب

تالیف

فضیلة الشیخ العلامة المحدث

الحکیم محمد اختر حفظه اللّٰه تعالیٰ

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ

حمد

تیرے در پر ترا بندہ بہ اُمید کرم آیا

کرم سے ان کے میرے سامنے ان کا حرم آیا
ہماری زندگی کا وقت وقتِ مغتنم آیا

کرم سے ربِ کعبہ کے دُعایاں رد نہیں ہوتی
نظر کے سامنے قسمت سے میری ملتزم آیا

یہاں کا ذرّہ ذرّہ مظہرِ انوارِ کعبہ ہے
یہ مالک کا کرم ہے اس پہ جو اُس کے حرم آیا

اگرچہ پُر خطا ہے پر کہاں جائے ترا بندہ
ترے در پر ترا بندہ بہ اُمید کرم آیا

زبانِ شکر قاصر ہے لغت میں دم نہیں اختؔر
مری اُمید سے زیادہ نظر اُن کا کرم آیا

(۶ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ اندرونِ کعبہ مشرفہ)

مناجات

کوئی حاجت ہو رکھتا ہوں تری چوکھٹ پہ سر اپنا

الٰہی اپنی رحمت سے تو کردے باخبر اپنا
نہ انجم ہیں ہمارے اور نہ یہ شمس و قمر اپنا

سوا تیرے نہیں ہے کوئی میرا سنگِ در اپنا
کوئی حاجت ہو رکھتا ہوں تری چوکھٹ پہ سر اپنا

خداوندا محبت ایسی دے دے اپنی رحمت سے
کرے اخترؔ فدا تجھ پر یہ دل اپنا جگر اپنا

میں کب تک نفسِ دُشمن کی غلامی سے رہوں رُسوا
تو کرلے ایسے ناکارہ کو پھر بارِ دگر اپنا

چھڑا کر غیر سے دل کو تُو اپنا خاص کر ہم کو
تو فضلِ خاص کو ہم سب پہ یاربّ عام کر اپنا

بہ فیضِ مرشدِ کامل تو کردے ہنس زاغوں کو
کہ وقفِ خانقاہِ شیخ ہے قلب و جگر اپنا

تغافل سے جو کی توبہ تو ان کی راہ میں اخترؔ
ہمہ تن مشغلہ ہے ذکر کا شام و سحر اپنا

نعت شریف

گلستانِ طیبہ سے مسرور ہوں گا

عجم کے بیاباں سے مفرور ہوں گا
گلستانِ طیبہ سے مسرور ہوں گا

میں دیدار گنبد سے مخمور ہوں گا
کبھی نُور ہوں گا کبھی طور ہوں گا

گناہوں سے اپنے میں رنجور ہوں گا
بہ فیضِ شفاعت میں مغفور ہوں گا

اُڑے گی ہوا سے جو خاکِ مدینہ
میں ایسے غباروں میں مستور ہوں گا

میں روضہ پہ صلِ علیٰ نذر کرکے
بہ دِل نور ہوں گا بہ جاں نور ہوں گا

مدینہ کے انوار شام و سحر سے
سراپا دل و جاں سے مسرور ہوں گا

میں ممنون ہوں گا خدا کے کرم کا
کبھی دل میں اپنے نہ مغرور ہوں گا

ہر اِک امر میں راہِ سنت پہ چل کر
خدا کے کرم سے میں منصور ہوں گا

اُحد کے شہیدوں کے خونِ وفا سے
سبق لے کے پابندِ دستور ہوں گا

مدینہ میں جب قلب و جاں چھوڑ آیا
میں مہجور ہوکر نہ مہجور ہوں گا

قبا کی زیارت و نفلوں سے اخترؔ
ہر اک راہ سنت سے پُرنور ہوں گا

سفر کی سنتیں

(۱)...... جہاں تک ہو سکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں، تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔ (فتح الباری: جلد۶، صفحہ۵۳)

(۲)......سواری کے لیے رکاب میں پاؤں رکھیں تو **بسم اللّٰہ** کہیں۔ (ترمذی)

(۳)......سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں پھر یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. (مسلم وترمذی)

ترجمہ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے ربّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

(۴)......پھر یہ دُعا پڑھیں: ''**اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ.**'' (مسلم، حصن حصین)

ترجمہ: ''اے اللہ! آسان کردیجیے ہم پر اس سفر کو اور طے کردیجیے ہم پر درازی اس کی۔ اے اللہ آپ ہی رفیق (مددگار) ہیں سفر میں اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں، یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بُری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بُری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔''

(۵)......مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنت یہ ہے کہ راستہ

سے ہٹ کر قیام کرے۔ راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رُکے اور ان کو تکلیف ہو۔ (مسلم: جلد۲، صفحہ ۱۴۴)

(۶)......سفر کے دوران جب سواری بلندی پر چڑھے تو **اللّٰہ اکبر** کہے۔ (بخاری: صفحہ ۴۲۰)

(۷)......جب سواری نشیب یا پستی میں اُترنے لگے تو **سبحان اللّٰہ** کہے۔ (بخاری)

فائدہ: مرقاۃ میں ہے کہ یہ سنت سفر کی ہے لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور **اللّٰہ اکبر** کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اُترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور **سبحان اللّٰہ** کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثوابِ سنت کی توقع ہے۔

اور ملا علی قاری نے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بلندی پر ہم اگرچہ بظاہر بلند ہوتے نظر آ رہے ہیں لیکن اے اللہ! ہم بلند نہیں ہیں بلندی اور بڑائی صرف آپ کے لیے خاص ہے اور پستی میں اُترتے وقت سبحان اللہ کہنا اس لیے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ! آپ پستی سے پاک ہیں۔

(۸)......جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دعا پڑھیں: ”**اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا.**“ (اے اللہ! برکت دے ہمیں اس شہر میں)

پھر یہ دعا پڑھیں: ”**اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِی اَھْلِھَآ اِلَیْنَا**“ (حصن حصین)

ترجمہ: ”یا اللہ! نصیب کیجیے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجیے ہمیں اہلِ شہر کے نزدیک اور محبت دیجیے ہمیں اس شہر کے نیک لوگوں کی۔“

(۹)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت

پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے۔ سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔ (بخاری:۴۲۱)

(۱۱)...... دور دراز کے سفر سے بہت دنوں بعد زیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائے۔ (مشکوٰۃ: صفحہ۳۳۹) البتہ اہلِ خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (مرقاۃ: جلد ۷، صفحہ ۳۳۸)

ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

(۱۲)...... سفر میں کتا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔ (مسلم: جلد ۱، صفحہ۲۰۲)

کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

(۱۳)...... سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیے مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ (مشکوٰۃ)

(۱۴)...... جب سفر سے واپس آئے تو یہ دعاء پڑھے: ”آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ“ (مسلم، ترمذی)

ترجمہ: ”ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے ربّ کی حمد کرنے والے ہیں۔“

رخصت ہونے والے کی دعاء:

جب گھر والوں سے رخصت ہونے لگے: ”اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِی لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ“

جب کسی کو رخصت کریں:

”اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکَ“

جب سواری ٹھہرنے لگے، اُترنے کی جگہ:

رَبِّ اَنۡزِلۡنِیۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ‘‘
اے میرے پروردگار! مجھے برکت والی جگہ اُتاریئے اور آپ سب سے بہتر اُتارنے والے ہیں۔

نور سنت ہے کون و مکاں میں
کیا تجلی تھی تیرے بیاں میں

جو چلا تیرے نقش قدم پر
کامراں ہے وہ دونوں جہاں میں

عبد و سلطاں کھڑے ایک صف میں
کیا اثر تھا رسالت کی شاں میں

عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مندرجہ ذیل سطور میں حرمین شریفین کے متعلق عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے ملفوظات ہیں جو حضرت کی مختلف کتابوں سے لیے گئے ہیں۔ (مرتب)

سفرِ حج: انتہائی عاشقانہ عمل

ارشاد فرمایا کہ حج کا عمل انتہائی عشق ہے جس میں حاجیوں کی وضع بھی عاشقانہ بنادی گئی کہ سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، بس ایک چادر اوپر اور ایک چادر نیچے، عاشق کو لباس کا کہاں ہوش ہوتا ہے؟ احرام کی حالت میں جوئیں نہیں مار سکتے، جوئیں پڑنے سے سر صحرا بنتا ہے تو صحرا بننے دو۔ خوشبو مت استعمال کرو یعنی جتنی چیزیں صفائی اور نظافت کی ہیں سب ختم، بالکل الول جلول رہو، جیسے عاشق کو سوائے معشوق کے کچھ یاد نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے حج کی ادائیں عاشقانہ رکھی ہیں۔ ننگے سر ننگے پیر جیسے کسی چیز کا کچھ ہوش ہی نہیں، جوتا بھی اس طرح پہنو کہ پیر کے اوپر کی ہڈیاں کھلی رہیں، بڑے لوگ اپنی شان دکھاتے ہیں، حج میں اللہ تعالیٰ نے سب شان خاک میں ملادی کہ وطن سے دور کھانے پینے کی سہولتوں سے محروم، ننگے پیر، ننگے سر رہو اور حج کے بعد سر منڈا دو اور سر سے سرکشی نکال دو۔ سر منڈانے کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سر سے سرکشی نکال دی۔ خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

شیخ کی پگڑی اُچھالی جائے گی
سرکشی سر سے نکالی جائے گی

اگر وہاں نزلہ زکام بخار ہو جائے تو گھبراؤ مت، وہاں کی بیماری بھی نعمت ہے اور ذریعہ قرب ہے، اس لیے جب یہاں آئے تو یہی سمجھ کر آئے کہ ہم بس اللہ کے

ہیں، ہر حالت میں مست رہو، ہنستے رہو، مسکراتے رہو، اللہ کی حمد وثناء کرتے رہو، اللہ کی راہ میں مشقت اُٹھانا بڑے نصیب کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نشانی

ارشاد فرمایا کہ یہاں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں، پورا شہر اللہ تعالیٰ کی آیتِ کبریٰ ہے، کعبۃ اللہ تعالیٰ آیتِ کبریٰ ہے، کعبہ پر ریاض صاحب خیر آبادی کا ایک شعر یاد آیا ؎

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہوگا

جب میرا پہلا حج ہوا تھا تو کعبہ کے اندر ایک شعر موزوں ہوا ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یا ربّ یا خواب دیکھتا ہوں

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فِداہُ اَبِی وَ اُمّی کے نواسہ فہیم الحق سلّمہٗ نے بتایا کہ جب میں کعبہ میں طواف کے دوران اس شعر کو پڑھتا ہوں تو دوسرے سال حج کا موقع اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتے ہیں۔ یہ ایسا مبارک شعر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم پورے طواف میں بار بار یہ شعر پڑھتے رہے ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یا ربّ یا خواب دیکھتا ہوں

کعبہ شریف کا ادب

ارشاد فرمایا کہ مسئلہ یہ ہے کہ طواف کرتے وقت نگاہ نیچی رکھو، کعبہ کو مت دیکھو، طواف میں کعبہ کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا

جواب میرے دل میں آیا جو میں نے کسی جگہ لکھا ہوانہیں دیکھا۔ وہ یہ ہے کہ جب بادشاہ کا دیدار ہورہا ہوتو اس وقت بادشاہ سے نظر ملانا خلافِ ادب ہے، بادشاہ کی عظمت کا تقاضا ہے کہ نگاہ نیچی رکھوتو گویا اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ میرے گھر کا طواف کرنا میرا ہی طواف کرنا ہے، وہ میرے سامنے حاضری کا وقت ہے۔ جب طواف کروتو گھر والے کا مزہ لےلو کیونکہ جب میرے گھر کا طواف کررہے ہوتو گویا میرا ہی طواف کررہے ہو، جب میں سامنے ہوں تو پھر میری طرف کیوں دیکھتے ہو، بادشاہ کی آنکھ سے آنکھ ملانے کی کیسے ہمت کرتے ہو۔ بادشاہ کی عظمت کا حق یہ ہے کہ نگاہ نیچی رکھو۔ میں تو بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، مجھ سے آنکھ ملانا کیسے جائز ہوگا؟ کعبہ شریف میں میرے دوشعراور ہوئے تھے ؎

نہ گلوں سے مجھ کو مطلب نہ گلوں کے رنگ و بو سے

کسی اور سمت کو ہے مری زندگی کا دھارا

جو گرے ادھر زمیں پر میرے اشک کے ستارے

تو چمک اُٹھا فلک پر میری بندگی کا تارا

یعنی دنیا کے پھولوں سے مجھے کیا مطلب؟ یہاں ایرانی، مصری اور دنیا بھر کی عورتیں آتی ہیں، ان کا تماشا دیکھنے کے لیے حج نہیں فرض ہوا۔ ان کو دیکھنا حج کو ضائع کرنا ہے۔ حج ضائع کرنے کے اسباب سے دور رہو۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے پر ایمان لانے والے بندو! نامحرم عورتوں اورلڑکوں کو دیکھنا تم پر حرام ہے کہ تم اجنبی عورتوں پر نظر ڈالو یا لڑکوں کو دیکھو، ان کو مت دیکھو، تم بندے ہو، بندگی بجالاؤ، کعبہ میں بھی تم بندے ہو اور باہر کے ملکوں میں بھی بندے ہو اور یہاں تو اور بھی زیادہ اہتمام کرو کہ کسی عورت کو نظر اُٹھا کر مت دیکھو ورنہ سارا نور نکل جائے گا اور شیطان بن جاؤ گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو نہ دیکھنا یہ حکم کہاں ہے؟ ارے! قرآن شریف کا حکم ہے: ’’قُــــــلْ

لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ“ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان والوں سے آپ فرما دیں کہ آنکھوں کو بچاؤ یعنی نامحرم عورتوں اور لڑکوں سے نظر ہٹالو۔ یہاں تک کہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کی آنکھیں بدنگاہی کے مرض میں مبتلا ہوں تو وہ مطاف کے پاس نہ بیٹھے تاکہ عورتوں کا حسن صاف نہ نظر آئے، دور بیٹھو، دور سے عورتوں کا حسن دھندلا سا نظر آئے گا اور بدنظری سے بچ جاؤ گے۔ اگرچہ عام لوگوں کے لیے افضل تو یہی ہے کہ کعبہ شریف کے قریب بیٹھیں لیکن جو بدنظری کا مریض ہے اس کو تجلیات الٰہیہ کے لیے معصیت کی، حرام کام کی کیسے اجازت ہوگی؟ ایسا شخص بجائے تجلیات الٰہیہ کے معصیت میں مبتلا ہوجائے گا، اس لیے مطاف سے دور بیٹھو تاکہ اگر غلطی سے نظر پڑ بھی جائے تو حسن دھندلا سا نظر آئے، صاف نظر نہ آئے اور گناہ کا مرتکب ہونے سے بچ جاؤ۔

مہمان کی توہین میزبان کی توہین ہے

ارشاد فرمایا کسی کے مہمان کو بُری نظر سے دیکھنا میزبان کی توہین ہے۔ دلیل قرآن شریف میں ہے۔ قومِ لوط کو عذاب دینے کے لیے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام تین فرشتے آئے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے نہیں بھیجا کہ قومِ لوط کو زندگی ہی میں عذاب دینا تھا اور جب عذاب نازل ہوا تب روح قبض کرنے والا فرشتہ بھیجا۔ تو جبرائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام یہ تین فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے۔ جیسا مرض ہوتا ہے ویسا ہی امتحان ہوتا ہے۔ قومِ لوط کو لونڈوں کا خبیث عشق تھا تو اللہ تعالیٰ نے لڑکوں کی شکل میں فرشتوں کو بھیجا تاکہ ان کو دیکھ کر پاگل ہوجائیں۔ معلوم ہوا کہ حسینوں کی طرف دیکھنا معذب قوم کا

کام ہے، ان کو دیکھنا عذاب کو دعوت دینا ہے۔ چنانچہ لڑکوں کو دیکھ کر شہوت سے پاگل ہوگئے اور حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں کود گئے تو حضرت لوط علیہ السلام گھبرا گئے کیونکہ اس وقت تک آپ کو علم نہیں تھا کہ یہ فرشتے ہیں اور اپنی قوم سے فرمایا: ''اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ ضَیۡفِیۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ.'' تحقیق یہ میرے مہمان ہیں پس مجھ کو رسوا مت کرو۔ پس یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جو مرد وعورتیں لڑکے آئے ہوئے ہیں یہ سب اللہ ورسول کے مہمان ہیں، ان کو بُری نظر سے دیکھنا، بدنظری کرنا اللہ و رسول کے ساتھ گستاخی کرنا ہے لہٰذا اگر یہاں کوئی عورت نظر آئے تو نظر نیچی کر کے کہو کہ یا اللہ! یہ آپ کی مہمان ہے، اس وجہ سے یہ میری ماں سے زیادہ محترم ہے۔ اگر اس کے ساتھ کوئی بُرا خیال لاؤں تو گویا اپنی ماں کے ساتھ بُرا سوچ رہا ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی لڑکا نظر آئے تو فوراً نظر ہٹا کر سوچو یا اللہ! یہ میرے باپ سے زیادہ محترم ہے، کیونکہ آپ کا مہمان ہے۔ بس لڑکی اور لڑکے سب سے یہاں نظر بچاؤ۔ عجم میں بھی یہی حکم ہے لیکن یہاں معاملہ زیادہ سنگین ہے کہ یہ بلدِ امین ہے اور مدینہ طیبہ بلدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس لیے اللہ ورسول کی عظمت کی وجہ سے ان کے مہمانوں کی عزت کرو۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول کرلے تو تقویٰ فی العرب کی برکت سے اللہ تعالیٰ تقویٰ فی العجم بھی عطا فرمادیں گے یعنی اللہ تعالیٰ یہاں تقویٰ سے رہنے کی برکت سے اپنے اپنے ملکوں میں تقویٰ سے رہنے کی توفیق دے دیں گے اور پھر خیال آئے گا کہ یہ تو اللہ کے بندے اور بندیاں ہیں، ان کو کیسے بُری نظر سے دیکھوں۔ پھر اپنے ملکوں میں بھی یہ حدیث سامنے رہے گی: ''اَلۡخَلۡقُ عَیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الۡخَلۡقِ اِلَی اللّٰہِ مَنۡ اَحۡسَنَ اِلٰی عَیَالِہٖ'' ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے اللہ کے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا بندہ وہ ہے جو اللہ کے عیال سے بھلائی سے پیش آئے۔ بدنظری کرنا کیا بھلائی سے پیش آنا ہے؟ لہٰذا یہاں سختی

سے نظر بچاؤ۔ جو نظر کے مریض ہیں وہ مطاف سے بھی دور بیٹھیں ورنہ طواف کرتی ہوئی عورتوں سے بدنظری کر کے حرم کے اندر معلون ہو جائیں گے اور اللہ کے مہمانوں کے ساتھ بدتمیزی گویا میزبان کے ساتھ بدتمیزی ہے جیسے حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مجھے رسوا نہ کرو لیکن جب وہ خبیث نہ مانے تو کیا ہوا؟ جن کو وہ لڑکے سمجھ رہے تھے وہ فرشتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک پر مارا تو سب اندھے ہو گئے۔ اس کے بعد عذاب نازل ہوا اور ان کی ساری مستی نکل گئی۔ اس لیے حسینوں کو دیکھ کر جب مستی آنے لگے تو ڈر جاؤ کہ یہ عذاب کی مستی ہے اور وہاں سے بھاگ جاؤ۔ نگاہوں کو بچاؤ، دل کو بچاؤ، جسم کو بچاؤ اور بدنظری سے کچھ ملتا بھی نہیں ہے۔ یہ بے وقوفی کا گناہ ہے کہ ملنا نہ ملانا دل کو مفت میں تڑپانا۔ ایک صاحب نے حکیم الامت سے عرض کیا کہ اگر حسینوں کو نہیں دیکھتا ہوں تو دل کو تکلیف ہوتی۔ حضرت نے فرمایا کہ دیکھنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا نہ دیکھنے سے؟ اس نے کہا کہ دیکھنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے، تین دن تک اس حسین کا خیال ستاتا ہے اور نہ دیکھنے سے دو چار منٹ تکلیف ہوتی ہے تو فرمایا کہ دو چار منٹ کا غم برداشت کر لو، بڑے غم سے چھوٹا غم آسان ہے۔

جب کوئی کرتا ہے بدنگاہی
مار دوں جاں سے جی چاہتا ہے

حج وعمرہ کے متعلق خاص ہدایات

اہم نوٹ: حج وعمرہ کے احرام کی نیت کرنے کے بعد خوشبو کا استعمال ممنوع ہے، اس لیے ہوائی جہاز میں جو خوشبودار ٹشو پیپر دیا جاتا ہے اس کو استعمال نہ کریں۔

(۱)......نظر کی خاص حفاظت کریں یعنی نامحرم عورت یا لڑکی یا لڑکے کو نہ دیکھیں۔حرمین شریفین میں ساری دنیا کے لوگ آتے ہیں اس لیے ہر وقت اس کا خیال رکھیں کہ گوشۂ چشم سے بھی نفس بدنظری نہ کرنے پائے۔گھر سے نکلتے وقت یہ ارادہ کر کے نکلیں کہ یہاں کسی کو نہیں دیکھنا ہے۔دل میں بار بار اس ارادہ کی تجدید کرتے رہیں ورنہ نفس بدنظری کرادے گا۔دونوں حرم بین الاقوامی جگہ ہے، دنیا بھر کی عورتیں آتی ہیں اس لیے شیطان کہتا ہے کہ ذرا دیکھ لو کہ اردن کی کیسی ہے، مراکش کی کیسی ہے، الجزائر کی کیسی ہے۔ شیطان سے کہہ دو کہ تیری ایسی تیسی ہرگز نہیں دیکھوں گا، مردود دور ہوجا اور اٰمنت باللّٰہ ورسلہ پڑھ لو، یہ گناہ کے وسوسوں کا علاج ہے۔

(۲)......قلب کی حفاظت کریں یعنی دل میں گندے خیالات نہ پکائیں، نہ کسی حسین کا تصور کر کے مزہ لیں، نہ گزشتہ گناہوں کو یاد کر کے مزہ لیں۔خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔خیالات آجائیں تو ان میں مشغول ہوجانا بُرا ہے۔

(۳)......جسم کو بھی کسی غیر محرم عورت یا بے ریش لڑکے (یعنی جن کی ڈاڑھی مونچھ نہ آئی ہو یا جن میں کشش ہو) کے قریب نہ رکھیں۔

(۴)......فضول گوئی نہ کریں یعنی زیادہ بات چیت سے پرہیز کریں، کام سے

کام رکھیں۔طواف وتلاوت درود شریف کے پڑھنے میں وقت گذاریں اور تھک جائیں یا کمزوری محسوس کریں تو کعبہ شریف کو دیکھتے رہیں۔

(۵)......کسی مسئلے میں کسی سے بحث و مباحثہ نہ کریں نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کریں۔اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو معاف کردیں کہ اگر زائرین ہیں تو وہ اللہ کے مہمان ہیں اور مقامی ہیں تو درباری لوگ ہیں، لہٰذا سرکار کے مہمانوں اور درباریوں دونوں کا ادب ضروری ہے اور دوکانوں پر دوکاندار کا بھی احترام کرو کہ دونوں حرم کے دوکاندار بھی اللہ کے پڑوسی ہیں اور مدینے شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہیں۔

(۶)......طواف کے وقت کعبہ شریف کی طرف مت دیکھیں۔بادشاہ جس وقت مخاطب ہوتا ہے تو ایسے وقت میں بادشاہ سے نظر ملانا خلافِ ادب ہے۔

(۷)......اگر کوئی نامحرم عورت نظر آجائے اور دل اس کی طرف کھینچنے لگے تو فوراً نظر ہٹالو اور سمجھ لو کہ یہ اللہ کی مہمان ہے، اس لیے میری ماں سے زیادہ محترم ہے اور اگر مدینہ منور میں نظر پڑ جائے تو سوچو کہ یہ اللہ کی بھی مہمان ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مہمان ہے۔اسی طرح کوئی لڑکا نظر آئے اور دل کھینچنے لگے تو سمجھو کہ یہ میرے باپ سے زیادہ محترم ہے کیونکہ مکۃ المکرّمہ میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اور مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا بھی مہمان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مہمان ہے۔غرض لڑکی یا لڑکے پر نظر پڑتے ہی فوراً ہٹالیں، ایک لمحے کو پڑی نہ رہنے دیں۔

(۸)......حرمین شریفین کے لوگوں سے کوئی تکلیف پہنچے تو کوئی شکایت نہ کرو، یہ سوچو کہ یہ شہزادے ہیں، ایک طواف کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں گے، ہم ان کے پیروں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہیں۔

(۹)......کھانے میں کوئی چیز پسند نہ آئے تو شکایت نہ کرے۔ایک صاحب

نے شکایت کی کہ مدینہ منورہ کا دہی کھٹا ہے، ہمارے ہندوستان میں دہی میٹھا ہوتا ہے تو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ۔ وہاں کی ہر چیز کو محبت، عزت اور عظمت کی نظر سے دیکھو، کسی چیز میں عیب نہ نکالو۔ ایک صاحب مدینہ منورہ کی برقع پوش کالی عورتوں سے روزانہ انڈے خریدتے تھے۔ ایک دن کچھ انڈے گندے نکل آئے تو انہوں نے انڈے خریدنا بند کردیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ فرمایا کہ کالی عورتیں برقعے میں جو آتی ہیں بہت دور سے آتی ہیں، غریب ہیں، ان سے انڈے خرید لیا کرو، ان کو مایوس نہ کرو۔ پھر وہ اتنا روئے اور پھر وہ روزانہ بے ضرورت اُن عورتوں سے انڈے خرید کر تقسیم کردیتے تھے۔

(۱۰)...... مدینے کی موت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے وہ مدینہ میں آکر مرجائے، اس لیے کہ جو مدینہ میں مرے گا اس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی: جلد۲)

(۱۱)...... اپنے آپ کو خادم سمجھیں، مخدوم نہ سمجھیں۔ اپنی ذات کو لوگوں کے لیے راحت کا باعث بنائیں اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھیں۔

(۱۲)...... کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑے تو اللہ سے اللہ کو مانگ لو اور کہو کہ اللہ منہ تو اس قابل نہیں ہے لیکن آپ کریم ہیں، نالائقوں پر بھی مہربانی کرتے ہیں ؎

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی میں تجھ سے طلبگار تیرا

(۱۳)...... اگر کوئی خواب دیکھیں تو اس کا تذکرہ صرف اپنے شیخ سے کریں۔ اگر شیخ نہ ہو تو اپنے ہمدرد اور دین کی سمجھ رکھنے والے سے کریں۔ ہر ایک سے نہ کہتے پھریں۔

(۱۴)...... حج اور عمرہ کرنے والے اس بات کی کوشش کریں کہ ان کی ایک سانس بھی اللہ ربّ العزت کی نافرمانی میں نہ گذرے۔

(۱۵)...... اور کنکریاں مارنے کی نصیحت یہ ہے کہ کنکری میں جب مجمع کم ہو جائے ۲۰، ۲۵، ۵۰، ۶۰ آدمی رہ جائیں تب جاؤ۔ چاہے ۱۲ بجے رات میں جانا پڑے، کتابوں میں جو لکھا رہتا ہے کہ مغرب بعد مکروہ ہے اب یہ اِس زمانے میں مکروہ نہیں رہا، بلکہ اب مکروہ وقت میں زیادہ ثواب ملے گا کیونکہ جان بچانا فرض ہے، اس لیے مغرب بعد یا عشاء بعد یا ۱۲ بجے رات کو جاؤ۔ جب تک صبح صادق نہ ہو اس کا وقت بلا کراہت جائز ہے۔

(۱۶)...... پانی کا انتظام گرمیوں میں اپنے ساتھ رکھو۔ کوئی تھرماس ہو، ٹھنڈا پانی ساتھ رکھو کہ دھوپ کی شعاعوں سے اچانک پیاس شدید لگ جاتی ہے اور پانی نہ ملنے سے لو لگ جاتی ہے، کوئی اور بیماری آ سکتی ہے تو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱۷)...... خواتین کے لیے بہتر یہی ہے کہ حرمین شریفین میں وہ نماز اپنے گھروں میں پڑھیں اور طواف وہاں کریں۔ ایسے ہی روضہ مبارک پر صلوٰۃ سلام پڑھنے کے لیے جائیں، عورتوں کے لیے گھروں میں نماز پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے۔ یعنی ایک لاکھ کا ثواب ان کو گھر پر ہی مل جائے گا۔

(۱۸)...... اللہ تعالیٰ سے خوب دعا مانگو، عرفات کے میدان میں دعا بہت قبول ہوتی ہے۔ اسی طرح روضۂ مبارک پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے، اپنے ماں باپ، اپنے خاندان کے لیے، میرے لیے دعا مانگئے۔ میں بھی دعا کے لیے گذارش کرتا ہوں اور صلوٰۃ سلام کا وکیل بناتا ہوں۔

(۱۹)...... بس یہ چند نصیحتیں کر دیں۔ باقی حج وعمرہ کے متعلق مستند عالم کی کتاب پڑھتے رہو، جیسے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ''احکام حج وعمرہ''

کو بار بار پڑھو۔

(۲۰)...... حالت احرام میں عورتوں کے لیے چہروں پر برقع نہ لگے اور وہ جو سر پر سفید کپڑا باندھتی ہیں وہ احرام نہیں ہے، وہ محض بالوں کی حفاظت ہے۔ بعض عورتیں نادانی سے اتنا ضروری سمجھتی ہیں کہ مسح بھی اسی کپڑے کے اوپر کرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اس کپڑے کو ہٹانے سے احرام ٹوٹ جائے گا۔ نعوذ باللہ۔ یہ بالکل جہالت، بالکل غلط بات ہے۔ جب کوئی غیر محرم نہ ہوتو اس کو بھی اُتار دو، وہ کپڑا بھی کوئی ضروری نہیں ہے۔ جب وضو کرنا ہوتو اس کو ہٹا کر بالوں پر مسح وغیرہ کرنا چاہیے ورنہ وضو ہی نہ ہوگا البتہ چہرہ پر برقع کا نقاب نہ لگے، اس کے لیے کوئی چیز جیسے چھوٹے لڑکوں کا ہیٹ تو وہ ادھر سامنے کرلیں۔ جب عمرہ ہوگیا، احرام کھل گیا بس پھر احرام کی پابندیاں ختم۔

(۲۱)...... عمرہ کے بعد مردوں کو سر منڈانا یا اگر بڑے بال ہوں تو ایک پور کے برابر بال کٹوانا ضروری ہے۔ عربوں کی نقل نہ کرو جو قینچی سے تھوڑے سے بال کاٹتے ہیں۔ سر منڈانے کا ثواب زیادہ ہے۔ اس سے تکبر بھی نکل جاتا ہے اور بال بال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

بس اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا حج قبول فرمائے اور اپنی رحمت سے دکھاوے سے بچائے۔ اللہ کے لیے حج کرو، دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سارے حاجیوں کا حج وعمرہ قبول فرمائے اور سب حاجیوں کی دعاؤں کو عرفات کے میدان، منیٰ، مزدلفہ، دونوں حرم کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مندرجہ بالا تعلیمات وہدایات پر عمل کی توفیق نصیب فرمادیں بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ آمین۔

ہدایات برائے زائرینِ مدینہ منورہ

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خوب درود شریف پڑھو بلکہ جب روضۂ مبارک نظر آئے تو عاشقانہ نظروں سے دیکھو اور اس وقت میں تو یہ شعر پڑھتا ہوں ؎

ڈھونڈتی تھی گنبد خضریٰ کو تو
دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار
ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار
آ گیا شاہِ مدینہ کا دیار

یعنی جو مقامِ عرش اعظم سے افضل ہے آپ وہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک رکھا ہوا ہے اتنا ٹکڑا عرشِ اعظم سے افضل ہے وہ کوئی معمولی جگہ نہیں ہے، اس لیے بتلا رہا ہوں تا کہ وہاں کے ادب میں کوتاہی نہ کرو اور جس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ وہاں پہنچا دے وہ اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرے۔

اور روضۂ مبارک پر نہایت ادب سے درمیانی آواز میں پڑھو :" **الصلٰوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ، الصلٰوۃ والسلام علیک یا نبی اللّٰہ، الصلٰوۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ**" وغیرہ جو درود وسلام یاد ہیں خوب پڑھو کیونکہ آپ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ صلوٰۃ والسلام پڑھ کر یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:
"**وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ**" (النساء: آیت نمبر ۶۴) جن لوگوں نے

اپنے نفس پر ظلم کیا یعنی گناہ کیا ”جَاءُوکَ“ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاش! وہ آپ کے پاس آتے۔ یہاں کہو کہ اے اللہ تعالیٰ! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا لیکن میں آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا آپ کی توفیق و کرم سے۔ ”فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ“ اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو اللہ تعالیٰ میں اس آیت پر عمل کر رہا ہوں اور آپ سے معافی چاہ رہا ہوں۔ ”وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ“ اور ان کے لیے ہمارا رسول بھی معافی چاہتا ہو۔ ”لَوَجَدُو اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا“ تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ یہاں کہو: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دو کام میرے اختیار میں تھے، آپ کے پاس آنا اور مغفرت مانگنا تو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگ رہا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اب آگے آپ کا کام ہے کہ میرے لیے آپ مغفرت مانگئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ“ پس میرے لیے مغفرت مانگنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کریم ہیں۔

یا ربّ تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ مایم میان دو کریم

یا اللہ تعالیٰ! آپ کریم ہیں، آپ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی کریم ہے، سینکڑوں بار شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے درمیان ہیں اور درود شریف ایسی عبادت ہے کہ بیک وقت دونوں کا نام منہ سے نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ کا نام بھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی۔ اَللّٰھُمَّ کہا تو اللہ میاں کے نام کا لڈو ملا اور صل علیٰ محمد کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا لڈو ملا۔ تو درود شریف پڑھنے والا بندہ دو کریموں کے درمیان میں ہو جاتا ہے اور دو کریم کے درمیان میں جس کی کشتی

ہوگی وہ ان شاء اللہ تعالیٰ کیسے ڈوبے گی؟ پھر وہاں یہ دعا کرو کیونکہ روضۂ مبارک میں جو درود وسلام پڑھتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں۔ کہو کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم، آپ سارے عالم کے لیے رحمت ہیں اور میں آپ کا ایک ادنیٰ اُمتی ہوں، ادنیٰ اُمتی ہونے کی حیثیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتا ہوں کیونکہ آپ کریم ہیں کہ اپنا دستِ کرم میری طرف بڑھائیے اور میرے لیے مغفرت مانگ کر وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ کا جز پورا کردیجیے یعنی اللہ تعالیٰ سے میرے لیے مغفرت کی درخواست کردیجیے۔ اس کے بعد خوب دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو، لیکن ہاتھ اُٹھا کر نہیں ہاتھ گرائے ہوں، کسی قبر پر حتیٰ کہ روضۂ مبارک پر بھی ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں کیونکہ لوگوں کو غلط فہمی ہوگی کہ نعوذ باللہ صاحب قبر سے مانگ رہے ہیں۔ اگر ہاتھ اُٹھانا ہوں تو کعبہ شریف کی طرف منہ کرلو۔ ہمارے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں خوب دعائیں مانگتے تھے اور ہجوم میں خوب دھکے بھی کھاتے اور خوب مزہ لیتے تھے۔ ایسے دھکے کہاں ملتے ہیں جو بیڑا پار کردیں، وہاں کا تو دھکا بھی پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی دیکھ رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا عاشق کس طرح دھکے کھا رہا ہے؟ بھلا ان کو رحم نہ آئے گا؟ وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوب بارش ہوئی ہے لہٰذا روضۂ مبارک میں اللہ تعالیٰ سے خوب مانگو۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں اپنے استاد حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قبر پر جاتا ہوں لیکن صاحب قبر سے نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں کہ اے خدا! یہ میرا استاد یہاں آرام فرما ہے، اس کی برکت سے میری دعا قبول فرمائیے۔ حضرت امام یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری کبھی کوئی دعا رد نہیں ہوئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی

برکت سے تو یہ بتاؤ کہ جن پر ایمان لانے سے اور جن کی غلامی سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بنے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر کتنی دعا قبول ہوگی اس لیے وہاں پر خوب مانگو۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں آج میری ساری دعائیں قبول فرمالیجیے اور اپنے لیے، والدین کے لیے، اپنے دوست واحباب کے لیے بھی اور اپنی مسجد کے مصلیوں کے لیے بھی، خانقاہ کے لوگوں کے لیے، سارے عالم کے مسلمانوں کے لیے یہاں تک کافروں کے لیے بھی دعا کرو۔ اے خدا! اہلِ کفر کو اہلِ ایمان بنادے اور اہلِ ایمان کو اہلِ تقویٰ بنادے اور اہلِ بلا کو اور اہلِ عافیت کردے اور اہلِ مرض کو اہلِ صحت کردے اور اہلِ جہل کو اہلِ علم کردے، اہلِ دکھ کو اہلِ سکھ بنادے۔ آخر میں یہ کہو کہ چیونٹیوں پر رحم کردے بلوں میں اور مچھلیوں پر رحم کردے دریاؤں میں اور سمندروں میں اور درندوں پر رحم فرمادے جنگلوں میں اور پرندوں پر رحم فرمادے فضاؤں میں۔ سارا عالم آ گیا، سارے عالم پر رحمت مانگنا اپنے کو رحمت کا مستحق بنانا ہے اور یہ دعا کوئی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ابدال کا درجہ دے دیں گے اور اس کی برکت سے دعا بھی قبول ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دے اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر رحم فرمادے اور پوری اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرمادے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَاھْدِ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اے اللہ تعالیٰ! مجھے ہدایت دیجیے اور پوری اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دیجیے۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ وَعَافِ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اے اللہ تعالیٰ! مجھے عافیت سے رکھ اور پوری اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عافیت سے رکھیے۔

تمام اُمت کے لیے مانگو اور روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خوب درود شریف پڑھو۔ وہاں کے لوگوں کا بھی ادب کرو۔ اگر کوئی آپ سے بدتمیزی کردے دھکا ماردے یا کوئی تکلیف پہنچ جائے اُف نہ کرنا کیونکہ وہ درباری لوگ ہیں، آپ مہمان سرکار ہیں، وہ اہلِ دربار ہیں لہٰذا ان کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمان سرکار کا اکرام کریں مگر آپ اہلِ دربار کا اکرام کریں۔ اپنی اپنی ڈیوٹی اپنے اپنے ساتھ رکھیں۔ اگر ان سے کوتاہی ہوجائے تو آپ اہلِ دربار کے ادب میں کمی مت کریں اور ان کے بارے میں زبان کو خاموش رکھیں۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ یہاں کا دہی کھٹا ہے اور ہمارے ہندوستان کا دہی میٹھا ہے۔ اسی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ چھوڑ دو، فوراً واپس جاؤ تمہیں ہندوستان کا دہی اچھا لگتا ہے، ہمارے شہر کا دہی اچھا نہیں لگتا تو کیوں آیا یہاں پر نالائق؟ بہت روئے مگر کام نہیں بنا۔ بے ادبی بڑی خطرناک چیز ہے۔ اس لیے وہاں کی کسی چیز کو کچھ مت کہو۔ جتنے لوگ ہیں وہاں ان کو اکرام اور پیار کی نظر سے دیکھو۔ اوّل تو دیکھو ہی نہیں اپنے کام سے کام رکھو اور مکہ شریف میں جب کعبہ شریف کو دیکھو تو سوچو کہ اس کعبہ شریف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک جہاں پڑی تھی آج میری نظر بھی وہیں پڑ رہی ہے۔ اپنی قسمت پر کتنا شکر کروں کہ اس طرح بالواسطہ نگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو رہی ہے۔ ملتزم پر تصور کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک یہاں چپکا

ہے۔قسمت سے آج میرا سینہ بھی وہاں لگ رہا ہے۔مکہ شریف اور مدینہ شریف میں چاند بھی دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ یہیں سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھا تھا۔چاند کے جس حصے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ مبارک پڑی تھی ،ہم بھی وہاں اپنی نظر ڈال دیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر سے بالواسطہ نظر مل جائے۔مطاف میں سوچو کہ تمام پیغمبر علیہم السلام یہاں چلے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی وہاں چلے ہیں اور کتنے ولی اللہ وہاں چلے ہیں اور سوچو کہ اس کعبہ کے بالکل اوپر آسمانوں میں بیت المعمور ہے، ہر روز ستر ہزار فرشتے جس کا طواف کرتے ہیں اور ایک طواف کے بعد قیامت تک دوبارہ ان کی باری نہیں آتی۔

اور بیت اللہ کے طواف میں جو دعائیں پڑھیں،ساتھ میں میرا یہ شعر بھی پڑھو جو محبت کو تیز کردیتا ہے ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یاربّ یا خواب دیکھتا ہوں

یہ شعر پڑھتے ہوئے خالی گھر کو مت دیکھو،صاحب گھر کا بھی تصور کرو کہ صاحبِ خانہ سامنے ہے۔حدودِ حرم شروع ہوتے ہی ایک دعا ہے کہ یا اللہ تعالیٰ! ہم حدودِ حرم میں داخل ہو رہے ہیں، اس کی برکت سے آپ ہم پر جہنم کی آگ حرام کردیجیے۔کتاب کو ضرور ساتھ رکھیں کیونکہ انسان بھول جاتا ہے۔حرم میں داخلہ کے وقت اس شعر میں تھوڑی سی ترمیم کرلو ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ حاضری حرم کی
میں جاگتا ہوں یاربّ یا خواب دیکھتا ہوں

اور حرمِ مدینہ میں داخل ہوتے وقت مسنون دعا پڑھ کر اس شعر کو یوں پڑھو ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ حاضری مدینہ
میں جاگتا ہوں یا ربّ یا خواب دیکھتا ہوں

اور مدینہ میں روضۂ مبارک میں حاضری کے وقت یوں کہو ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ روضۂ مبارک
میں جاگتا ہوں یا ربّ یا خواب دیکھتا ہوں

جہاں جاؤ اس شعر کو فٹ کرلو۔ وہاں کی ساری نعمتوں پر سارے مقدس مقامات منیٰ، عرفات، مزدلفہ وغیرہ پر فٹ کرلو۔ وزن گرے نہ گرے فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ اس کے معنی سے باخبر ہیں۔ بس ریا سے بچے رہنا، ریا سے بچنا بہت ضروری ہے۔
مکہ شریف میں اگر موقع ہو بھیڑ نہ ہو تو ملتزم پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس طرح سینہ لگا دو جیسے کوئی چپک کر رو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون مہربان ہے۔ خوب دعا کرو، لکھا ہے کہ وہاں کوئی دعا رد نہیں ہوتی اور جب اپنے ملکوں میں واپس آجاؤ اور اہل مکہ کو خط لکھو تو ان سے یوں گذارش کرو ؎

اے ساکنانِ مکہ مجھ کو بھی یاد رکھنا
اک دورِ اوفتادہ فریاد کر رہا ہے

دل تڑپتا ہے میرا سینے میں
ہائے پہنچوں گا کب مدینے میں
قلب جس کا نہ ہو مدینے میں
اس کا جینا ہے کوئی جینے میں

صلوٰۃ وسلام بحضور سرورِ کائنات ﷺ
بوقت حاضری مواجہہ شریف

سید عشرت جمیل میر

السلام اے تاجدارِ انبیاء — السلام اے مجتبیٰ و مصطفیٰ
السلام اے مخزنِ جود و عطا — السلام اے پیکرِ صدق و صفا
السلام اے سیدِ جن و بشر — السلام عالی نسب والا گہر
السلام اے مرسلِ اُمّی لقب — سر گروہِ عالماں محبوبِ ربّ
الصلوٰۃ والسلام اے شاہِ دیں — السلام اے رحمۃ اللعالمین
السلام اے ہادیِ دینِ متیں — اے شفیع المذنبین در یومِ دیں
اے پناہِ عاصیاں ایں کوئے تو — من بامیدے رمیدم سوئے تو
کن ز روئے لطف سوئے من نظر — اے شفیع المذنبین خیر البشر
آمدہ در کوئے سرور ایں فقیر — اے شفیع عاصیاں دستم بگیر
السلام اے صاحب خلقِ عظیم — اے حریصٌ اے رؤفٌ اے رحیم
حرصکم دائر علیٰ ایماننا — لا بذاتِ بل صلاح شأننا
من غلامِ اخترِ شیدائے تو — رحم کن برحال ما اے ماہ رو
آمدہ سوئے تو عشرت خستہ حال — کن شفاعت پیشِ ربّ ذوالجلال

حفاظتِ نظر

مرشدی مولانا حضرت مولانا شاہ سید ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مجلس دعوۃ الحق ہردوئی

بدنگاہی کے مضرات اس قدر ہیں کہ بسا اوقات ان سے دنیا اور دین دونوں برباد ہوجاتے ہیں۔ آج کل اس مرض روحانی میں مبتلا ہونے کے اسباب بہت زیادہ پھیلتے جارہے ہیں، اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اس کے بعض مضرات اور اس سے بچنے کا مختصر علاج تحریر کردیا جائے تاکہ اس کی مضرات سے حفاظت کی جاسکے۔ چنانچہ حسبِ ذیل امور کا اہتمام کرنے سے نظر کی حفاظت بسہولت ہوسکے گی۔

(۱)......جس وقت مستورات کا گذر ہوا ہتمام سے نگاہ نیچی رکھنا خواہ کتنا ہی نفس کا تقاضا دیکھنے کا ہو، جیسا کہ اس پر عارف ہندی حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمہ اللہ نے اس طور متنبہ فرمایا ہے ؎

دین کا دیکھ ہے خطر اُٹھنے نہ پائے ہاں نظر
کوئے بتاں میں تو اگر جائے تو سر جھکائے جا

(۲)......اگر نگاہ اُٹھ جاوے اور کسی پر پڑ جاوے تو فوراً نگاہ کو نیچا کرلینا خواہ کتنی ہی گرانی ہو، خواہ دم نکل جانے کا اندیشہ ہو۔

(۳)...... یہ سوچنا کہ نگاہ کی حفاظت نہ کرنے سے دنیا میں ذلت کا اندیشہ ہے۔ طاعات کا نور سلب ہوجاتا ہے، آخرت کی تباہی یقینی ہے۔

(۴)...... بدنگاہی پر کم از کم ایک مرتبہ بارہ رکعت نفل پڑھنے کا اہتمام اور کچھ نہ کچھ حسب گنجائش خیرات اور کثرت سے استغفار۔

(۵)...... یہ سوچنا کہ بدنگاہی کی ظلمت سے قلب کا ستیاناس ہوجاتا ہے اور یہ ظلمت بہت دیر میں دور ہوتی ہے حتیٰ کہ جب تک بار بار نگاہ کی حفاظت نہ کی جائے باوجود تقاضے کے اس وقت تک قلب صاف نہیں ہوتا۔

(۶)...... یہ سوچنا کہ بدنگاہی سے میلان، پھر میلان سے محبت اور محبت سے عشق پیدا ہوجاتا ہے اور ناجائز عشق سے دنیا اور آخرت تباہ ہوجاتی ہے۔

(۷)...... یہ سوچنا کہ بدنگاہی سے طاعات ذکر شغل سے رفتہ رفتہ رغبت کم ہوجاتی ہے حتیٰ کہ ترک کی نوبت آجاتی ہے۔ پھر نفرت پیدا ہونے لگتی ہے۔

حفاظتِ نظر کے متعلق کچھ مزید اہم ہدایات

ازافادات عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

(۱)......نگاہ کی اور دل کی حفاظت کرو اور ہر سانس مالک پر فدا کرو تو ہر سانس میں جنت سے افضل بہار پاؤ گے۔ گناہوں سے بچنے میں روح کے اندر وہ بہار پاؤ گے جو دونوں جہاں میں بے مثل ہوگی۔

(۲)......قرآن پاک کے حکم **یغضوا من ابصارھم** کو یاد کرے کہ اس پر عمل نہ کرنے سے نافرمان کہلایا جاؤں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا **لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ** کو یاد کرے کہ لعنت فرمائی ہے تو بدنظری کرنے سے لعنتی کہلایا جاؤں گا۔

بخاری شریف کی حدیث **زنا العین النظر** کو یاد کرے کہ آنکھوں کا زنا ہے، میں بدنظری کرنے سے آنکھوں کا زناکار کہلایا جاؤں گا۔

اسی طرح تین بُرے القابات ملیں گے:

(۱) اللہ اور نبی ﷺ کا نافرمان (۲) آنکھوں کا زناکار (۳) اور معلون یعنی جس پر اللہ ورسول نے لعنت فرمائی

(۳)...... بدنظری کے تقاضوں سے نہ گھبرائیں۔ بس ان تقاضوں پر عمل نہ کریں جو جتنا زیادہ قوی الشہوت ہوتا ہے مجاہدہ کی وجہ سے اتنا ہی قوی النور ہوتا ہے۔

(۴)......گھر سے نکلنے سے پہلے یہ نیت کریں کہ کسی امرد یا لڑکی کو نہیں دیکھنا ہے، چاہے جان چلی جائے۔ عدم قصدِ نظر کافی نہیں، قصدِ عدم نظر کرو یعنی دیکھنے کا قصد نہ ہونا کافی نہیں ہے۔ نہ دیکھنے کا قصد کرو یعنی پکا ارادہ کرو کہ ہرگز، ہرگز

نہیں دیکھنا ہے۔

(۵)......ایسا عزم کرو کہ کوئی قتل کرنے آجائے تو کس ہمت سے جان بچاؤ گے؟ اسی طرح گناہ کے تقاضے کے وقت مقابلہ کرو۔

(٦)......اس زمانے میں احتیاط نہ کرنے سے نفس نظر ڈال دیتا ہے، لہٰذا نظر احتیاط سے اُٹھائیں جیسے آندھی چل رہی ہو تو آنکھ احتیاط سے کھولیں گے۔

(۷)......اچانک نظر غیر اختیار طور پر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالیں، ایک لمحہ کو نہ پڑی رہنے دیں۔ اچانک نظر معاف ہے لیکن جہاں بے پردگی کا ماحول ہو اور امکان ہو کہ نظر پڑ جائے گی وہاں بے محابہ نظر نہ اُٹھائیں۔ دیکھ بھال کر نظر اُٹھائیں، اگر بے فکری سے نظر اُٹھائیں گے تو نفس پہلی نظر کے بہانے یا عدم اختیار کے بہانے سے نظر ڈال کر حرام لذت کا کوئی ذرّہ چرا لے گا۔

(۸)......نفس تمہیں اُلو بنا رہا ہے، خوب سمجھ لو کہ اس تلاشِ حسن کے بعد جو ایک لمحہ کے لیے بھی کسی حسین پر نظر پڑے گی وہ بھی اچانک نظر نہیں ہے بلکہ قصداً اور عمداً نظر ڈالی گئی ہے، اس لیے حرام ہے اور آنکھوں کا زنا ہے اور چونکہ نظر تلاشِ حسن کررہی ہے، اس لیے ہر نظر مجرم ہے۔ خواہ حسین پر پڑے یا نہ پڑے اور گناہ لکھا جارہا ہے لہٰذا سفر کے دوران باہر نہ دیکھیں نظر نیچی رکھیں۔ سفر کے علاوہ جب بھی باہر نکلیں چاہے پیدل ہوں یا سواری پر اِدھر اُدھر نہ دیکھیں۔ یہ دیکھنا تلاشِ معشوق ہے۔ گناہ ملے گا۔

(۹)......اس مراقبہ کو سوچیں تو ہمیشہ فائدہ ہوگا:

جب بازار جائیں تو پہلے حسینوں سے نظر بچائیں کیونکہ بدنظری سے لعنت برستی ہے۔ **کما فی الحدیث لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ** جب بندہ لعنت میں آگیا تو رحمت کیسے ملے گی لہٰذا نظر بچا کر پھر یہ مراقبہ کرو کہ جو لڑکیاں آج حسین معلوم ہورہی ہیں، یہ سب سو برس کی ہوگئیں اور سو برس کی بڈھیوں

کا اور سو برس کے بڈھوں کا جلوس نکل رہا ہے۔ بڈھیوں کی چھاتیاں ایک ایک فٹ لٹکی ہوئی ہیں اور منہ سے رال بہہ رہی ہے اور بڈھوں کے پیچھے سے دست نکل کر ان کی سوکھی ہوئی ٹانگوں پر بہہ رہا ہے اور یہی حال بڈھیوں کا ہے اور ان دستوں پر مکھیوں کی بریگیڈ کی بریگیڈ بیٹھی ہوئی ہے۔ ایک لاکھ مکھیاں دستوں پر بھنک رہی ہیں اور بھگانے سے بھی نہیں بھاگتیں اور تمام بڈھے اور بڈھیوں نے اپنے ہاتھوں میں جھنڈے اُٹھا رکھے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ ''اے ہمارے عاشقو! اے بیوقوفو! اے اُلوؤ! تم کہاں ہے؟ تم تو ہمیں دیکھا کرتے تھے، اب کیوں نہیں دیکھتے؟ اب تمہاری وہ وفاداریاں، جانثاریاں، فداکاریاں، اشکباریاں، آہ وزاریاں، انجم شماریاں کیا ہوئیں؟ آؤ! اب ہمارا بوسہ لو، ہمارے بہتے ہوئے دستوں کو چاٹو اور رال کو چوسو۔ اے نالائقو! کہاں تم نے زندگی ضائع کی؟ اب اپنے پر جوتے لگاؤ۔'' اللہ تعالیٰ مجاز کے دھوکے سے ہم سب کو محفوظ فرمائے اور ہم سب کو اپنا بنالے۔

(۱۰)......مطالعہ کے لیے احقر کی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱)......روح کی بیماریاں اور ان کا علاج

۲)......عشقِ مجازی اور بدنظری کی تباہ کاریاں اور ان کا علاج

۳)......بدنظری کے چودہ نقصانات

۴)......دستورِ تزکیہ نفس (مگر تزکیہ کے لیے صحبتِ صالحین بہت زیادہ ضروری ہے اور ان کے مشوروں کی اتباع لازمی شرط ہے)

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

کراچی